11 January 2018

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

اَمَّا بَعْدُ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم ط

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلَیْكَ یَا نَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَ اَصْحٰبِكَ یَا نُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الاعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سنّتِ اعتکاف کی نیّت کی)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جب کبھی داخلِ مسجد ہوں، یاد آنے پر اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لیا کریں، کہ جب تک مسجد میں رہیں گے اِعْتِکاف کا ثَواب مِلتا رہے گا۔ **یاد رکھئے!** مسجد میں کھانے، پینے، سونے یا سَحَری، اِفطاری کرنے، یہاں تک کہ آبِ زَم زَم یا دَم کیا ہوا پانی پینے کی بھی شَرعاً اِجازت نہیں، اَلبتَّہ اگر اِعْتِکاف کی نِیَّت ہو گی تو یہ سب چیزیں ضِمْناً جائز ہو جائیں گی۔ اِعْتِکاف کی نِیَّت بھی صِرْف کھانے، پینے یا سونے کے لئے نہیں ہونی چاہئے بلکہ اِس کا مقصد اللہ کریم کی رِضا ہو۔ **"فتاویٰ شامی"** میں ہے: اگر کوئی مسجد میں کھانا، پینا، سونا چاہے تو اِعْتِکاف کی نِیَّت کر لے، کچھ دیر ذِکْرُ اللہ کرے، پھر جو چاہے کرے (یعنی اب چاہے تو کھا پی یا سو سکتا ہے)

دُرُود شریف کی فضیلت

سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب و سینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ رَحمت نِشان ہے: جو مجھ پر دُرُود پڑھتا ہے، اُس کا دُرُود مجھ تک پہنچ جاتا ہے، میں اُس کے لئے اِستِغْفار کرتا ہوں اور اِس کے عِلاوہ اُس کے لئے دس (10) نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔[1]

ذِکْر و دُرُود ہر گھڑی وِردِ زَباں رہے میری فُضُول گوئی کی عادَت نکال دو

1 ۔۔۔ معجم اوسط، من اسمہ احمد، ۱/۴۴۶، رقم: ۱۶۴۲

(وسائل بخشش مرمم، ص ۳۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حُصُولِ ثواب کی خاطر بَیان سُننے سے پہلے اَچّھی اَچّھی نیّتیں کر لیتے ہیں۔ فَرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ**" مُسلمان کی نِیَّت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔ (معجم کبیر، سھل بن سعد الساعدی...الخ، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بِغیر اَچّھی نِیَّت کے کسی بھی عَمَلِ خَیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جِتنی اَچّھی نیّتیں زِیادہ، اُتنا ثواب بھی زِیادہ۔

بَیان سُننے کی نیّتیں:

نگاہیں نیچی کیے خُوب کان لگا کر بَیان سُنوں گا ☆ ٹیک لگا کر بیٹھنے کے بجائے عِلْمِ دِیْن کی تعظیم کی خاطر جہاں تک ہو سکا دو زانو بیٹھوں گا ☆ ضَرورَتاً سِمَٹ سَرَک کر دوسرے کے لیے جگہ کُشادہ کروں گا ☆ دھکّا وغیرہ لگا تو صَبْر کروں گا، گُھورنے، جِھڑکنے اور اُلجھنے سے بچوں گا ☆ صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْبِ، اُذْکُرُوا اللّٰہَ، تُوبُوْا اِلَی اللّٰہِ وغیرہ سُن کر ثواب کمانے اور صدا لگانے والوں کی دل جُوئی کے لئے بُلند آواز سے جواب دوں گا ☆ بَیان کے بعد خُود آگے بڑھ کر سَلَام و مُصَافَحَہ اور اِنْفِرادی کوشش کروں گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن وہ مُقَدَّس تَرِین ہَستیاں ہیں کہ جِن پر پہاڑ سَلامَتی بھیجتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام سے وَحْشِی جانْوَر مانُوس ہوتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام سے جانْوَر بَرَکت حاصِل کرتے ہیں، اَوْلِیائے کِرام سے دَرَخْت بھی قُرب پاتے ہیں۔ شَیطان اَوْلِیائے کِرام کے قَرِیب نہیں جاتا۔ اَوْلِیائے کِرام دُنیا کے خَزانوں کی طرف آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھتے۔ جِن پہاڑوں (Mountains) پر اَوْلِیائے کِرام کے قَدَم پڑ جاتے ہیں وہ دِیگر پہاڑوں پر فَخْر کرتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام جب دنیا سے تشریف

لے جاتے ہیں تو اَہلِ دُنیا اُن کی جُدائی پر غمگین ہوتے ہیں۔ اَوْلِیائے کِرام جنّت کے مَحلّات میں رہیں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت کے باغات میں سیر کریں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت کے بالاخانوں میں رہیں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت کی عُمدہ سُواریوں پر سُوار ہوں گے، اَوْلِیائے کِرام جنّت میں اللہ پاک کے کَلام کو سُنیں گے اور اُس کے دِیدار سے مُشَرَّف بھی ہوں گے۔ (حکایتیں اور نصیحتیں، ص ۱۳۸ ملتقطاً وملخصاً)

اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ آج ہم اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل اِیمان اَفروز واقِعات وحِکایات سُننے کی سَعادَت حاصِل کریں گے۔ آیئے! سب سے پہلے مَشْہُور وَلِیّہ حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ بَصْرِیّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کی بَرَکتوں پر مُشْتَمِل ایک حِکایت سُننے سے پہلے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کا تعارف سُنتے ہیں:

حضرت رابعہ بصریہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کون تھیں؟

"ماہنامہ فیضانِ مدینہ" صَفْحہ نمبر 39 پر ہے کہ حضرت سَیِّدَتُنا رابِعہ بَصْرِیّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا عابِدہ، زاہِدہ، نیک و پارْسا اور خَوفِ خُدا والی خاتُون تھیں، دِن کو رَوزہ رَکھتیں اور تِلاوتِ قُرآنِ پاک کِیا کَرتیں۔ آپ کے سامنے کوئی جَہَنَّم کا ذِکْر کردیتا تو خَوْفِ خُدا کے باعِث بے ہوش ہوجاتیں۔ (جنّتی زیور، ص ۵۴۱) آپ نے ننگے پاؤں، پَیدل بَیْتُ اللہ شَریف کا حَج کیا، کَعْبَۂ مُشَرَّفہ پہنچتے ہی (ھَیبَت وخَشِیَّت کے سَبَب) بے ہوش ہو کر گر پڑیں۔ (الروض الفائق، المجلس الثامن فی ذکر حجاج بیت اللہ ... الخ، ص ۶۰) آپ خُوب عِبادت و رِیاضَت کرتیں، نیند کا غَلَبہ ہوتا تو گھر میں ٹہلنا شُروع کردیتیں اور خُود سے فرماتیں: رابِعہ! یہ بھی کوئی نیند ہے، اِس کا کیا مَزہ؟ اِسے چھوڑو اور قَبْر میں مَزے سے لمبی مُدَّت کے لئے سوتی رہنا، آج تو تجھے زِیادہ نیند نہیں آئی لیکن آنے والی رات میں نیند خُوب آئے گی، ہِمَّت کرو اور اپنے ربّ (عَزَّوَجَلَّ) کو راضی کرلو۔ آپ نے 50 سال (Fifty years) اِس طرح گزار دیئے کہ نہ تو کبھی بِستر پر دراز ہوئیں اور نہ ہی کبھی تکیے پر سَر رکھا یہاں تک کہ آپ اِنْتِقال کرگئیں۔ (حکایات الصالحین، ص ۴۰

ملخصاً)(ماہنامہ فیضانِ مدینہ، اگست 2017، ص39) اللہ کریم اِن کے طُفَیل ہمیں بھی ذَوقِ عِبادت نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

چور وَلی بن گیا

مَنْقُول ہے کہ ایک چور رات کے وَقْت حضرت سَیِّدَتُنارابِعہ بَصْرِیَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے گھر داخِل ہُوا، اُس نے دائیں بائیں ہر طرف پورے گھر کی تلاشی لی لیکن ایک لوٹے کے عِلاوہ کوئی چیز نہ پائی۔ جب اُس نے نکلنے کا اِرادہ کیا تو آپ نے فرمایا: اگر تم چالاک و ہوشیار چور ہو تو کوئی چیز لئے بغیر نہیں جاؤ گے۔ اُس نے کہا: مجھے تو کوئی چیز نہیں ملی۔ آپ نے فرمایا: اے غَرِیْب شخص! اِس لوٹے سے وُضُو (Wudu) کر کے کمرے میں داخِل ہو جا اور 2 رَکْعَت نَماز ادا کر، یہاں سے کچھ نہ کچھ لے کر جائے گا۔ اُس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا کے کہنے کے مُطابِق وُضُو کیا اور جب نَماز کے لئے کھڑا ہُوا تو حضرت سَیِّدَتُنارابِعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے یُوں دُعا کی: اے میرے آقا و مَوْلیٰ عَزَّوَجَلَّ! یہ شخص میرے پاس آیا لیکن اِس کو کچھ نہ مِلا، اب میں نے اِسے تیری بارگاہ میں کھڑا کر دیا ہے، اِسے اپنے فَضْل و کَرَم سے مَحروم نہ کرنا۔ جب وہ نَماز سے فارِغ ہُوا تو اُس کو عِبادت کی لَذَّت نصیب ہوئی، چُنانچہ رات کے آخری حِصّے تک وہ نَماز میں مَشْغول رہا۔ جب سَحَری کا وَقْت ہُوا تو آپ نے اُسے حالتِ سَجدہ میں اپنے نَفْس کو ڈانٹتے اور یہ کہتے ہوئے پایا کہ جب میرا ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ مجھ سے پوچھے گا: کیا تجھے حَیا نہ آئی کہ تُو میری نافرمانی کرتا رہا؟، میری مَخلوق سے گُناہ چُھپاتا رہا اور اب گُناہوں کی گٹھڑی لے کر میری بارگاہ میں پیش ہے، جب وہ مجھ پر غَضَب کرے گا اور اپنی بارگاہِ رَحمت سے دُور کر دے گا تو اُس وَقْت میں کیا جواب دُوں گا؟ آپ نے اُس سے پوچھا: اے بھائی! رات کیسی گُزری؟ بولا: خَیرِیَّت سے گزری، عاجِزی و اِنکساری سے میں اپنے ربِّ کریم کی بارگاہ میں کھڑا رہا تو اُس نے میرے ٹیڑھے پَن کو دُرُسْت کر دِیا، میرا عُذر قبول فرمالیا، میرے گناہوں کو بَخْش دِیا اور مجھے میرے مَطلوب و مقصود تک پہنچا دیا۔ پھر وہ شخص چہرے پر حَیرانی و پریشانی

کے آثار لئے چلا گیا۔ حضرت سیِّدَتُنا رابِعہ بَصْرِیَّہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہا نے اپنے ہاتھوں کو آسمان کی طرف اُٹھایا اور عَرْض کی: اے میرے آقا و مولیٰ! یہ شخص تیری بارگاہ میں ایک گھڑی کھڑا ہوا تو تُو نے اِسے قبول کر لیا اور میں کب سے تیری بارگاہ میں کھڑی ہوں، تو کیا تُو نے مجھے بھی قبول فرما لیا ہے؟ اچانک آپ نے دِل کے کانوں سے یہ آواز سُنی: اے رابِعہ! ہم نے اُسے تیری ہی وَجہ سے قبول کیا اور تیری ہی وَجہ سے اپنا قُرْب عطا فرمایا ہے۔ (الروض الفائق، ص ۱۵۹ ملخصاً)

محبّت میں اپنی گُما یاالٰہی نہ پاؤں میں اپنا پتا یاالٰہی

رہوں مَسْت و بے خُود میں تیری وِلا میں پِلا جام ایسا پِلا یاالٰہی

مِرے دِل سے دُنیا کی چاہت مِٹا کر کر اُلْفت میں اپنی فَنا یاالٰہی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۱۰۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ اَوْلِیائے کِرام رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے قُرب کی کیسی کیسی بَرَکتیں ظاہِر ہوتی ہیں کہ اِن کے دَر پر آنے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹایا جاتا بلکہ اپنے خالی دَامَن کو گوہرِ مُراد سے بھر لیتا اور خُوب خُوب بَرَکتیں پاتا ہے حتّٰی کہ اگر کوئی چور بھی اِن کی بارگاہ میں آجائے اور اِن کی صُحبَتِ نایاب کی نعمت پانے میں کامیاب ہو جائے تو پھر وہ چور، چور نہیں رہتا بلکہ ربِّ کریم اُس گناہگار وبدکِرْدار کو بھی اِن مَقبول بندوں کی نِگاہِ وِلایت، دِل کی گہرائیوں سے نِکلی ہوئی پُر تاثیر دُعاؤں اور پاکیزہ صُحبَت کی بَدولَت اُس کے زَنگ آلُود باطِن کو چمکا کر اُسے گُناہوں پر نَدامت، نماز، تَقْوٰی و پرہیز گاری، سچّی تَوبہ اور نیکیوں کی تَوفِیْق، فِکْرِ آخِرت جیسی شاندار نعمتوں سے سَرْفَراز فرما کر بَخْشِش و مَغْفِرت کی سَنَد عطا فرماتا ہے، لِہٰذا ہمیں چاہئے کہ ہم بھی اَدَب کا دامَن تھامے اُن سے دُنیاوِی اَغراض و مَقاصِد کے بجائے سَلامَتیِ اِیمان، رِضائے اِلٰہی کے حُصول، زِیارَتِ حَرَمَیْن شَرِیْفَیْن، نیکیوں پر اِستِقامت،

گُناہوں سے نَفْرت، نعمتوں پر شُکْر کی تَوفِیْق اور بے حساب مَغْفِرت کی دُعائیں کروائیں کہ اَوْلیائے کِرام رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِم اَجۡمَعِیۡن کا وُجُود اور اُن کی صُحبَت مخلوق کے لئے باعثِ رَحمت ہے، اُن کی دُعاؤں میں بہت اَثَر ہوتا ہے اور اُن کے صَدَقے میں اللہ کریم مُصِیْبتوں کو دُور فرماتا اور چھما چھم بارِشیں برساتا ہے چُنانچہ

شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتۡ بَرَکَاتُہُمُ الۡعَالِیَہ اپنی تَصنِیف **"فَیضانِ سُنّت"** میں فرماتے ہیں: حضرت سَیِّدُنا ابُو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے مَرْوِی ہے، بے شک اَنْبِیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام زمین کے اَوْتاد تھے، جب سِلْسِلۂ نُبُوّت خَتْم ہوا تو اللہ پاک نے اُمّتِ اَحمد میں سے ایک قَوم کو اُن کا نائب بنایا، جنہیں اَبدال کہتے ہیں، وہ حضرات (فَقَط) روزہ و نَماز اور تَسبِیح و تَقْدِیس میں کَثْرت کی وجہ سے لوگوں سے اَفْضَل نہیں ہوئے بلکہ اپنے حُسْنِ اَخلاق، وَرَع و تَقْویٰ کی سچّائی، نِیَّت کی اچھّائی، تمام مسلمانوں سے اپنے سینے کی سَلامَتی، اللہ کریم کی رِضا کے لیے حِلْم، صَبْر اور دَانِشْمَندی، بِغیر کمزوری کے عاجِزی اور تمام مُسلمانوں کی خَیْر خَواہی کی وجہ سے اَفْضَل ہوئے ہیں۔ پس وہ اَنْبِیاء عَلَیۡہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے نائِب ہیں۔ وہ ایسی قَوم ہیں کہ اللہ پاک نے اُنہیں اپنی ذاتِ پاک کے لئے مُنْتَخَب، اپنے عِلْم اور (اپنی) رِضا کے لئے خاص کرلیا ہے۔ وہ 40 صِدِّیق ہیں، جن میں سے 30 رَحمٰن کے خَلِیْل حضرت سَیِّدُنا ابراہیم عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیۡہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے یقین کی مِثْل ہیں۔ اُن کے ذَرِیعے (وسیلے) سے اَہلِ زمین سے بَلائیں اور لوگوں سے مُصِیْبَتیں دُور ہوتی ہیں، اُن کے ذَرِیعے سے ہی بارِش ہوتی اور رِزْق دیا جاتا ہے۔ اُن میں سے کوئی اُسی وَقْت فَوت ہوتا ہے جب اللہ پاک اُس کی جانشینی کے لئے کسی کو پَروانہ دے چُکا ہوتا ہے۔ وہ کسی پر لَعْنَت نہیں بھیجتے، اپنے ماتَحتوں کو اَذِیَّت نہیں دیتے، اُن پر دَسْت درازی (ظُلم و سِتَم) نہیں کرتے، اُنہیں حَقِیر (کم تَر) نہیں جانتے، خُود پر فَوْقِیَّت (بَرتَری) رکھنے والوں سے حَسَد نہیں کرتے، دُنیا کی حِرْص (لالَچ) نہیں کرتے، دِکھاوے کی خاموشی اِختیار نہیں کرتے، تَکَبُّر نہیں کرتے اور دِکھاوے کی عاجِزی بھی نہیں کرتے۔ وہ بات کرنے میں تمام لوگوں

سے اچّھے اور نَفْس کے اِعتبار سے زِیادہ پرہیز گار ہیں، سَخاوت اُن کی فِطرت میں شامِل ہے، اَسلاف(رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن) نے جن (نامناسِب) چیزوں کو چھوڑا، اُن سے مَحفوظ رہنا، اُن کی صِفَت (خُوبی) ہے، اُن کی یہ صِفَت (خوبی) جُدا نہیں ہوتی کہ آج خَشِیَّت (خَوف) کی حالت میں ہوں اور کَل غَفْلَت میں پڑے ہوں بلکہ وہ اپنے حال پر ہمیشگی اِختیار کرتے ہیں، وہ اپنے اور اپنے ربِّ کریم کے درمیان ایک خاص تَعَلُّق رکھتے ہیں، اُنہیں آندھی والی ہوا اور بے باک گھوڑے نہیں پہنچ سکتے، اُن کے دل اللہ کریم کی خوشی(رِضا) اور شَوق میں آسمان کی طرف بُلند ہوتے ہیں۔ پھر (پارہ اٹھائیسواں (28) سُوْرَۃُ الْمُجَادَلَۃ کی) آیت (نمبر 22) تِلاوت فرمائی:

اُولٰٓئِکَ حِزْبُ اللّٰہِ ؕ اَلَاۤ اِنَّ حِزْبَ اللّٰہِ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴿۲۲﴾ (پ۲۸، المجادلۃ:۲۲)

ترجمۂ کنزُالایمان: یہ اللہ کی جماعت ہے، سُنتا ہے اللہ ہی کی جماعت کامیاب ہے۔

(نوادرُالاصول، الاصل الحادی والخمسون، ۱/ ۲۰۹، حدیث: ۳۰۱)(فیضان سنت، ص ۴۳۲ تا ۴۳۴ بتغیر)

عاشِقِ اَوْلیا و عاشِقِ غَوث و رَضا، بانیٔ دعوتِ اسلامی، شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ "وَسائلِ بخشش" میں لکھتے ہیں:

مجھ کو اللہ سے مَحَبَّت ہے ۔۔۔ یہ اُسی کی عطا و رَحمت ہے
جس کو سَرکار سے مَحَبَّت ہے ۔۔۔ اُس کی بخشش کی یہ ضمانت ہے
آل و اَصحاب سے مَحَبَّت ہے ۔۔۔ اور سب اَوْلیا سے اُلفت ہے

(وسائلِ بخشش مُرمَّم، ص ۶۸۴)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن دُنیاوی مال و مَنْصَب اور طَلَبِ شہرت سے بے نیاز ہوتے ہیں، اَوْلیائے کِرام اللہ پاک کی نعمت ہیں، اَوْلیائے کِرام اللہ کریم کی

رَحمت ہیں، اَوْلیائے کِرام عیش و راحت کی زندگی گزارنے کے بجائے ہمیشہ سادگی کو اپناتے ہیں، اَوْلیائے کِرام شَرِیْعَت کی پابندی فرماتے ہیں، اَوْلیائے کِرام باطِن کو سُتھرا کرتے ہیں، اَوْلیائے کِرام اللہ پاک کے بندوں کو اللہ پاک سے مِلا دیتے اور اُنہیں بھی اللہ کریم کا پیارا بنا دیتے ہیں، اَوْلیائے کِرام کی صُحْبَت میں بیٹھنے سے دُنیا و آخِرت سَنْوَر جاتی اور ڈھیروں بھلائیاں نصیب ہوتی ہیں، اَوْلیائے کِرام سِوائے اللہ کَریم کے کسی سے نہیں ڈرتے، اَوْلیائے کِرام مُتَّقِی و پرہیز گار ہونے کے باوُجود جَہَنَّم (Hell) کے خَوف سے لَرزاں و تَرساں رہتے ہیں، اَوْلیائے کِرام شَب و روز عِبادتِ اِلٰہی میں مشغول رہتے ہیں، اَوْلیائے کِرام مخلوق کی حاجت رَوائی کرتے ہیں، اَوْلیائے کِرام کو اللہ پاک کی عطا سے عِلْمِ غَیب حاصِل ہوتا ہے، اَوْلیائے کِرام دِلوں کے اَحوال سے باخَبَر ہوتے ہیں حتّٰی کہ اَوْلیائے کِرام دُنیا کے اندر ہی جنّتی محل کا حقدار بَنا دیتے ہیں۔ آیئے! مَشہور مَجْذُوب اور زَبَرْدَست وَلی حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی ایک اِیمان اَفروز کرامت کے مُتَعَلِّق سُنئے اور اپنے دل میں مَحَبَّتِ اَوْلیا اُجاگر کیجئے، چُنانچہ

جنّتی محل کا پروانہ

خَلیفہ ہارون رشید کی زَوْجہ زُبَیدہ خاتون ایک نیک اور بُزرْگانِ دِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن سے بے حد عَقیدت و مَحَبَّت رکھنے والی خاتون تھیں، ایک مرتبہ یہ کنیزوں کے ہمراہ کہیں جارہی تھیں، دَورانِ سفر ایک وادی میں اِنہوں نے دیکھا کہ سُلطانُ العاشقین حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پتھر کے ٹکڑوں کو جمع کرکے کچھ بنارہے ہیں، یہ اپنی سُواری سے اُتریں اور حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمتِ بابَرَکت میں حاضِر ہوکر ادب سے کھڑی ہو گئیں مگر آپ نے اُن کی جانب بالکل بھی تَوَجُّہ نہ فرمائی۔ زُبَیدہ خاتون نے ہِمَّت کرکے پوچھا، حُضور! کیا بنارہے ہیں؟ فرمایا: جنّت کا مَحَل بنارہا ہوں۔ زُبَیدہ خاتون نے دوبارہ سُوال کیا، کیا جنّت کا یہ مَحَل میرے ہاتھ فروخت کریں گے؟ اِرْشاد فرمایا: ضرور فروخت کروں گا! اِس جواب پر زُبَیدہ خاتون کی رُوح جُھوم اُٹھی، اِسی پُر اُمید لہجے میں پھر سُوال کیا: کتنی

قیمت پر؟جواب دیا:ایک دِرْہَم پر،جواب سُنتے ہی زُبَیدہ خاتون نے فوراً قِیمَت پیش کر دی۔قِیمَت ادا ہونے کے بعد حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک لکڑی اُٹھائی اور ایک گھروندے (مٹّی کے ایک چھوٹے سے گھر) کے گِرد لکیر کھینچتے ہوئے فرمایا: **"میں نے جنّت کا یہ محل ایک دِرْہَم کے بدلے زُبَیدہ خاتون کے ہاتھ بیچ دیا"**، یہ سُنتے ہی زُبَیدہ خاتون اِس یَقین کی خُوشی میں سَرشار ہوگئیں کہ جیتے جی جنّت کا پَروانہ مِل گیا، چُنانچہ یہ خوش خَبَری پاکر زُبَیدہ خاتون شاہی محل کی جانِب روانہ ہوگئیں۔رات کا پچھلا پہر تھا، ابھی آپ نمازِ تہجد و مناجات سے فارغ ہو کر لیٹی ہی تھیں کہ اچانک ہارون رشید آئے اور زُبَیدہ خاتون سے کہنے لگے کہ آج جب میں نمازِتَہَجُّد پڑھ کر لیٹاتو میری آنکھ لگ گئی، کیا دیکھتا ہوں کہ میں ایک باغ کی سیر کررہاہوں، میرے پوچھنے پر کسی نے بتایا کہ یہ **"جَنَّتُ الْفِرْدَوْس"** ہے۔میں نے وہاں ایک بُلند دروازے پر سبز رنگ میں زُبَیدہ خاتون لکھا ہُوا دیکھا، میں اِس اُمید پر اُس محل میں داخِل ہوگیا کہ شاید میرا نام بھی لکھا ہو، میں مِیلوں دُور نکل گیا مگر میں نے ہر جگہ آپ کا نام ہی لکھا پایا۔ہارون رشید نے زُبَیدہ خاتون سے اِس کے مُتَعَلِّق دریافت کیاتو زُبَیدہ خاتون نے اُنہیں گُزَشْتَہ شام پیش آنے والا واقِعہ سُنایا۔ ہارون رشید نے کہا: مجھے بھی حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس لے چلو، چُنانچہ زُبَیدہ خاتون اُنہیں بھی حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں لے گئیں۔

حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پہلے کی طرح اب بھی ایک وِیرانے میں مٹّی کے گھر بنانے میں مشغول تھے۔ہارون رشید حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضِر ہوئے، ادب سے سلام کیااور حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جنّتی محل کی قِیمَت پُوچھی، حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اِس کی قِیمَت(Price) تیری پُوری سَلْطَنَت ہے، ہارون رشید نے حَیْرت سے عَرْض کی: حُضور! جنّتی محل کی قِیمَت اَچانک اِتنی زِیادہ کیسے ہوگئی حالانکہ میری زَوجہ کو تو آپ نے ایک دِرْہَم میں ہی فَروخت فرمادیا تھا؟ حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے

غَیبی خبَر دیتے ہوئے فرمایا: **زُبَیدہ خاتون جنّت دیکھ کر نہیں آئی تھی جبکہ تم تو جنّت کانَظارہ کرکے آرہے ہو۔** یہ سُن کر ہارون رشید کی آنکھیں اَشْک بار ہوگئیں، عَرْض کی: حُضور! سَلْطَنَت دے کر قِیمت چُکانے کے لئے تیّار ہوں! بس جنّت کا پَروانہ عطا کر دیجئے! حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تیری سَلْطَنَت کا کِیا کروں گا، سَلْطَنَت کے لئے تو میری ٹھوکروں میں بھی جگہ نہیں، جا اپنی سَلْطَنَت بھی لے جا اور جنّت کا پَروانہ بھی رکھ لے۔ (زلف وزنجیر، ص۲۵۱تا۲۶۰ملخصًا)

تختِ سِکَنْدَرِی پر وہ تھوکتے نہیں ہیں بِسْتَر لگا ہُوا ہے جن کا تِری گلی میں

سُبْحٰنَ اللہ عَزَّوَجَلَّ! سُنا آپ نے کہ حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا مقامِ وِلایت بارگاہِ خُداوَنْدِی میں کس قَدَر بُلند و بالا تھا! آپ چاہتے تو اپنے لئے ڈھیر سارا خَزانہ اِکٹّھا کرلیتے اور عَیش و راحت کی زندگی گزارتے مگر قُربان جایئے کہ بااِختیار ہونے کے باوُجود آپ نے اپنے لئے کچھ بھی باقی نہ رکھا البتّہ جسے چاہتے اُسے ربِّ کریم کی جنّت میں مَوجُود عالیشان جنّتی مَحلّات میں سے جنّتی مَحل عطا فرمادیا کرتے تھے۔ بَیان کَردَہ حِکایت سے یہ بھی معلوم ہُوا کہ اللہ کریم کے ولیوں کو اللہ پاک کی عطا سے عِلْمِ غَیب حاصِل ہوتا ہے چُنانچہ ہارون رشید نے جب حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے جنّتی مَحل کی قِیمت بڑھانے کی وجہ دَرْیافْت کی تو حضرت سَیِّدُنا بہلول دانا رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے غَیب کی خبَر دیتے ہوئے اِرْشاد فرمایا کہ **"زُبَیدہ خاتون جنّت دیکھ کر نہیں آئی تھی جبکہ تم تو جنّت کانظارہ کرکے آرہے ہو۔"** اِس حکایت میں ایک مَدَنی پُھول یہ بھی ہے کہ وَلی ہونے کے لیے تَشْہِیر و اِشْتِہار، نُمایاں جُبّہ و دَسْتار اور عقیدت مَندوں کی لمبی قِطار ہونا ضَروری نہیں، جن سے اُن کی وِلایت کی پہچان اور شہرت ہو بلکہ عام بندوں میں بھی وَلِیُّ اللہ ہوتے ہیں لہٰذا ہمیں ہر نیک بندے کا ادب واِحْتِرام کرنا چاہیے کہ نہ جانے کون گُدْڑِی کا لَعْل (یعنی چُھپا وَلی) ہو چُنانچہ

سَرْوَرِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اِرْشاد فرمایا: اَہْلِ جنّت گرد آلُود چہرے، بِکھرے

بالوں والے اور پَھٹے پُرانے کپڑوں والے ہیں، جن کی کوئی پَرْوا نہیں کی جاتی۔ یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر بادشاہوں کے پاس جانا چاہیں تو اُنہیں اِجازت نہ ملے، عَورَتوں کو نِکاح کا پیغام دیں تو اِنکار کر دِیا جائے، جب بات کریں تو اُن کی بات سُنی نہ جائے، اُن کی ضَرُورِیّات اُن کے سِینوں میں ہَلچَل مَچارہی ہوتی ہیں، یہ ایسے جنّتی ہیں کہ بروزِ قیامت اُن میں سے ایک کا نُور بھی تمام لوگوں پر تقسیم کر دیا جائے تو تمام کو پُورا ہو جائے۔(شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۳۲، حدیث: ۱۰۴۸۶) ایک اور مَقام پر اِرْشاد فرمایا: بہت سے پراگندہ بال (بِکھرے بالوں والے) دروازوں سے نکالے ہوئے، اگر اللہ پاک کی قسم کھالیں تو وہ اُسے پُوری فرمادیتا ہے ۔(مسلم، کتاب البر و الصلة، باب فضل الضعفاء، ص ۱۰۸۳، حدیث: ۲۶۲۲)

مُفتی اَحمد یار خان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ (حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"بہت سے پراگندہ بال (بکھرے بالوں والے) دروازوں سے نکالے ہوئے"** کی شَرح کرتے ہوئے) فرماتے ہیں: اِس فرمانِ عالی کا مَطْلَب یہ نہیں کہ وہ دُنیا داروں کے دروازوں پر جاتے ہیں (اور) وہاں سے نکالے جاتے ہیں، وہ تو ربّ کے دروازے کے سِوا (عِلاوہ) کسی کے دروازے پر نہیں جاتے، بلکہ مَطْلَب یہ ہے کہ اُن کی حقیقت سے دُنیا غافِل ہے، اگر وہ کسی کے پاس جاتے تو وہ اُن سے مِلنا گوارہ نہ کرتا، ربّ نے اُنہیں دُنیا والوں سے ایسا چُھپایا ہُوا ہے جیسے لَعْل (سُرخ رنگ کا ہیرا) پہاڑ میں یا موتی سَمُنْدَر میں تا کہ لوگ اُن کا وَقْت ضائع نہ کریں۔(حدیثِ پاک کے اِس حصّے **"اگر اللہ پاک کی قَسم کھالیں تو وہ اُسے پُوری فرمادیتا ہے"**) کے دو مَطْلَب ہو سکتے ہیں: ایک یہ کہ وہ بندہ اگر اللہ کریم کو قسم دے کر کوئی چیز مانگے کہ خدایا! تجھے قسم ہے اپنی عِزّت و جَلال کی! یہ کر دے! تو ربّ ضرور کر دے۔ یہ ہے بندے کی ضد اپنے ربّ پر۔ دوسرے یہ کہ اگر وہ بندہ خدا کے کام پر قسم کھا کر لوگوں کو خَبَر دے دے تو خُدا اُس کی قسم پُوری کر دے مَثَلًا وہ کہہ دے کہ خدا کی قسم! تیرے بیٹا ہو گا یا، ربّ کی قسم! آج بارِش ہو گی تو ربّ اُن کی زبان سچّی کرنے کے لئے یہ کر دے۔(مرآۃ المناجیح، ۷/ ۵۸ بتغیر)

بِکھرے بال، آزُرْدہ صُورت ہوتے ہیں کچھ اَہلِ مَحبَّت

بدْر مگر یہ شان ہے، اُن کی بات نہ ٹالے رَبُّ الْعِزَّت

(حکایتیں اور نصیحتیں، ص۲۷٦)

کتاب "اللہ والوں کی باتیں" اور رسالہ "غُسل کا طریقہ" کا تعارُف

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت کے مُتَعَلِّق مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی **5 جلدوں** پر مُشْتَمِل کتاب **"اللہ والوں کی باتیں"** کا مُطالَعہ کرنا بے حد مُفِید ہے۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِس کتاب میں بہت سے اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی زِنْدگیوں کے نُمایاں واقعات، کرامات، اُن کے فَرامِیْن، شَرعی اَحکامات کی پاسْدَارِی اور اُن کے عُمدہ اَوْصاف کو بہت جامِع اور خُوبْصُورت اَنداز میں بَیان کِیا گیا ہے۔ اولیائے کرام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی ایک خوبی یہ بھی ہے کہ یہ حضرات طہارت و پاکیزگی کو بہت زیادہ پسند فرماتے ، طہارت و پاکیزگی کی اہمیت کو اُجاگر کرنے کے لئے شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے غسل کے مسائل پر مشتمل انتہائی معلوماتی رسالہ بنام **"غسل کا طریقہ"** تحریر فرمایا ہے۔ جس میں غسل کا طریقہ، غسل کے فرائض، مستورات کے لئے 6 احتیاطیں، غسل فرض ہونے کے 5 اسباب، فَوّارے (Shower) کی احتیاطیں، تیمم کا بیان، تیمم کا طریقہ اور بہت سے اہم مسائل کو اِس رِسالے میں بیان کیا گیا ہے۔ لہٰذا خُود بھی اِس کِتاب اور رِسالے کا مُطالَعہ کیجئے اور دُوسروں کو بھی پڑھنے کی تَرغیب دلائیے۔ دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ www.dawateislami.net سے اِس کِتاب اور رِسالے کو پڑھا بھی جا سکتا ہے، ڈاؤن لوڈ (Download) اور پرنٹ آؤٹ (Print Out) بھی کیا جا سکتا ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں اور اُن کی کرامات کا باب نِہایَت وَسِیْع ہے، خوش نصیب مسلمان تو اِس حقیقت کو تَسلیم کرلیتے ہیں کہ اُن حضرات کی بَرَکات و کرامات حق ہیں مگر بعض نادان لوگ اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکات و کرامات کو تَسلِیم کرنے پر تیّار نہیں ہوتے اور شَیطانی وَساوِس کا شِکار ہو جاتے ہیں، ایسے لوگ اپنی اِس مَذمُوم عادت پر اُس وَقْت تک ڈَٹے رہتے ہیں کہ جب تک وہ خود اپنی آنکھوں سے اُن کی بَرَکات و کرامات کا نَظارہ نہیں کرلیتے، اس کے باوجود بھی کچھ لوگ **شانِ اولیاء** سمجھنے سے محروم ہی رہتے ہیں، یوں وہ اپنی اَنا (نفسانی ضِد) کی خاطِر اپنے آپ کو اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کے فُیُوض وبَرَکات سے مَحروم کرلیتے ہیں۔ ہمارے بُزُرگانِ دِین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کس قَدَر دِلنشین انداز میں ایسوں کی اِصلاح فرماتے تھے۔ آیئے! اِس کی ایک اِیمان اَفروز جھلک مُلاحَظہ کیجئے چُنانچہ

مُنکِرینِ کرامات بھی مان گئے

حضرت سَیِّدُنا جابِر رَحبِی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ شہر رَحبَہ کے اکثر لوگ کراماتِ اَوْلیا کا اِنکار کرتے تھے۔ ایک دن میں ایک درندے (چِیر پھاڑ کر کھانے والے جانور) پر سوار ہو کر رَحبَہ میں داخل ہو گیا اور پوچھا: کہاں ہیں وہ لوگ جو اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی کرامات کو جُھٹلاتے ہیں؟ آپ فرماتے ہیں: اِس کے بعد وہ میرے بارے میں بد گوئیوں سے باز آ گئے۔ (الروض الفائق، ص ۱۰۳)

محفوظ سدا رکھنا شہا! بے ادبوں سے ۔۔۔ اور مجھ سے بھی سَرزَد نہ کبھی بے ادبی ہو

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۱۵)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یاد رہے! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں اور کرامتوں کا بَیان قُرآنِ کریم میں بھی مَوجود ہے، چُنانچہ

بے موسم کا پھل

حضرت (سَیِّدُنا) زَکَرِیّا عَلَیْہِ السَّلام کو خُداوندِ قُدُّوس نے نبُوَّت کے شَرَف سے نَوازا تھا مگر اُن کی کوئی اَوْلاد نہیں تھی اور وہ بالکل ضَعِیف (کمزور) ہوچکے تھے۔ بَرسوں سے اُن کے دِل میں فَرزَنْد (بیٹے) کی تمنّا مُوْجزن (مَوْج۔زَن (موجیں مار رہی) تھی اور بارہا اُنہوں نے گِڑگِڑا کر خُدا سے اَوْلادِ نَرِیْنَہ کے لئے دُعا بھی مانگی تھی، مگر خُدا کی شانِ بے نِیازی کہ باوُجود اِس کے اب تک اُن کو کوئی فَرزَنْد (Son) نہیں مِلا۔ جب اُنہوں نے حضرت مَرْیَم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا کی محراب میں یہ کرامت دیکھی کہ اِس جگہ بے موسم کا پھل آتا ہے تو اُس وَقْت اُن کے دل میں یہ خیال آیا کہ میری عُمْر اب اِتنی ضَعِیفی (بُڑھاپے) کی ہوچکی ہے کہ اَوْلاد کے پھل کا موسم خَتْم ہوچُکا ہے۔ مگر وہ اللہ کریم جو حضرت مَرْیَم (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہا) کے محراب میں بے موسم کے پھل عطا فرماتا ہے وہ قادِر ہے کہ مجھے بھی بے موسم کی اَوْلاد کا پھل عطا فرمادے، چُنانچہ آپ (عَلَیْہِ السَّلام) نے محرابِ مَرْیَم میں دُعا مانگی، آپ (عَلَیْہِ السَّلام) کی دُعا مَقبول ہوگئی اور اللہ پاک نے بُڑھاپے میں آپ (عَلَیْہِ السَّلام) کو ایک فَرزَنْد عطا فرمایا جن کا نام خُود خُدا نے "یحیٰ" رکھا اور اللہ کریم نے اُن کو نبُوَّت کا شَرَف بھی عطا فرمایا۔ (عجائب القرآن مع غرائب القرآن، ص۲۶ بتغیر) اِس واقِعے کا مَضمون پارہ 3 سُورۂ آلِ عِمْران کی آیت نمبر 37 تا 41 میں مَوجُود ہے۔

اَصحابِ کہف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی کرامات

اَصحابِ کہف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم) نبی نہیں بلکہ بَنی اِسرائیل کے وَلی ہیں۔ اُن کی کرامت یہ بَیان ہوئی کہ غار میں تین سو نو (309) برس سوتے رہے۔ اِتنا عَرْصہ بے غذا سونا اور فنا نہ ہونا کرامت ہے۔ (چُنانچہ پارہ 15 سورۂ کہف کی آیت نمبر 18 میں ربِّ کریم اِرْشاد فرماتا ہے:)

وَ تَحْسَبُهُمْ اَیْقَاظًا وَّ هُمْ رُقُوْدٌ ﳓ وَّ نُقَلِّبُهُمْ ذَاتَ الْیَمِیْنِ وَ ذَاتَ الشِّمَالِ ﳓ وَ كَلْبُهُمْ

تَرجَمۂ کنزُ الایمان: اور تم اُنھیں جاگتا سمجھو اور وہ سوتے ہیں اور ہم اُن کی داہنی بائیں کروٹیں بدلتے ہیں اور اُن

بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ ط کا کتّا اپنی کلائیاں پھیلائے ہوئے ہے غار کی چوکھٹ پر۔

(پ ۱۵، کھف، ۱۸)

اِس آیت میں اَصحابِ کَہف (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُم) جو اَوْلیا ہیں۔ اُن کی تین (3) کرامتیں بَیان ہوئیں: (1) جاگنے کی طرح اب تک سونا، (2) ربّ کی طرف سے کروٹیں بدلنا، زمین کا اُن کے جسموں کو نہ کھانا اور بغیر غذا باقی رہنا، (3) اُن کے کتّے کا اب تک لیٹے رہنا، یہ بھی اُن کی کرامت ہے نہ کہ کُتّے کی۔

(علم القرآن، ص ۱۸۸ بتغیر)

اللہُ غنی! شانِ وَلی! راج دِلوں پر دُنیا سے چلے جائیں حکومت نہیں جاتی

(وسائلِ بخشش مرمم، ص ۳۸۳)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَوْلیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن کی بَرَکتوں کے بھی کیا کہنے! یہ وہ عظیم ہستیاں ہیں کہ جِن کا کردار ایک صاف شفّاف آئینے کی طرح ہوتا ہے، جو مخلوقِ خُدا کی ہِدایت کے لئے ہر وَقْت کمر بَستہ رہتے ہیں، جن کے دِل میں اِصلاحِ اُمَّت کا جَذبہ کُوٹ کُوٹ کر بَھرا ہوا ہوتا ہے، جن کے بیانات، اِرْشادات اور تحریروں کی بَرَکتوں سے گناہگار و بدکار اَفراد قُرآن و سُنّت کی راہ پر گامزن جبکہ غیر مُسلِم اسلام کی دَوْلت سے سَرفراز ہونے کی سَعادت پاتے ہیں۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ آج کے اِس پُرفِتَن زمانے میں پندرہویں صَدی کی عظیم عِلْمی و رُوحانی شَخْصِیَّت، شَیْخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسُنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مَولانا اَبُوبِلال محمد الیاس عطّار قادِری رَضَوی ضِیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ وہ عظیم ہَسْتی ہیں، جِن میں بَیان کردہ اَوْلیائے کامِلِیْن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْھِم اَجْمَعِیْن کی نِشانیاں بآسانی دیکھی جاسکتی ہیں۔ آیئے! ہم بھی اِس عظیم ولیِ کامِل کی بَرَکتوں کا مُختَصَر تذکرہ سُنتے ہیں، چُنانچہ

فَیضانِ اَمیرِ اَہلسُنّت کی بَرَکتیں

شَیخِ طریقت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے فرائض وواجِبات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ سُنّتوں اور مُستَحبّات پر عمل پیرا ہو کر نیکی کی دَعْوَت کی ایسی دُھومیں مچائیں کہ لاکھوں مسلمانوں بالخُصوص نَوجوانوں کو گناہوں سے توبہ کی توفیق ملی اور وہ تائب ہو کر قُرآن وسُنّت کی راہ پر گامزن ہو گئے۔ جو بے نمازی تھے نمازی بلکہ مسجدوں کے اِمام بَن گئے، بد نِگاہی کرنے والے نِگاہیں نیچی رکھنے کی سُنّت پر عمل کرنے کی سَعادت پانے لگے، چمکیلے بھڑ کیلے لِباس پہنے گلے میں دوپٹّالٹکا کر تفریح گاہوں کی زِیْنَت بننے والیاں بے پردگی سے ایسی تائب ہوئیں کہ مَدَنی بُرقَع اُن کے لِباس کا حِصّہ بن گیا، ماں باپ سے گستاخانہ اَنداز اختیار کرنے والے باادب ہو گئے، جس کی حرَکتوں کی وجہ سے کبھی پُورامحلّہ بیزار تھا وہ سارے عَلاقے کی آنکھ کا تارا بن گیا، چوری اور ڈاکے کے عادِی دُوسروں کی عِزّت وآبرُو کی حِفاظت کرنے لگے، کسی غریب کو دیکھ کر تَکَبُّر سے ناک بُھوں چڑھانے والے عاجزی کے پیکر بن گئے، ہر وَقْت حَسَد کی آگ میں جلنے والے دُوسروں کو تَرَقّی کی دُعائیں دینے لگے، گانے سُننے کے شَوقین، سُنّتوں بھرے بَیانات اور مَدَنی مُذاکرے سُننے کے عادِی ہو گئے، فُحش کَلامی کرنے والے نَعْتِ مُصْطَفٰے پڑھنے اور عِشْقِ مُصْطَفٰے میں جُھومنے جُھومانے لگے، یورَپی مُمالِک کی رنگینیوں کو دیکھنے کے خواب اپنی آنکھوں میں سجانے والے کَعْبَۃُ اللہ وگُنْبدِ خَضْریٰ کی زِیارت کے لئے بے قرار رہنے لگے، مال کی مَحبَّت میں گرِفتار رہنے والے فکرِ آخِرت کی مَدَنی سوچ کے حامِل بن گئے، شراب پینے والے عشقِ مُصْطَفٰے کے جام پینے لگے، فُضُولیّات میں وَقْت بَرباد کرنے والے اپنا وَقْت عِبادت میں گُزارنے لگے، فُحش رَسائل وڈائجسٹ کے شَوقین امیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اور مکتبۃُ المدینہ کے کُتُب ورسائل اور **ماہنامہ فَیضانِ مدینہ** کا مُطالَعَہ کرنے لگے، تَفْرِیح (Amusement) کی خاطِر سَفَر کے عادِی اَفراد عاشِقانِ رَسول کے ہمراہ راہِ خُدا میں سَفَر کرنے والے بَن گئے، "**کھاؤ پیو اور جان بناؤ**" کے نعرے کو اپنی زِندگی کا مقْصَد سمجھنے والوں نے اِس مَدَنی مقْصَد کو اپنالیا کہ "**مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔ اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ**" امیر

اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کا یہ فَیضان صِرف مُسلمانوں تک مَحدود نہیں رہا بلکہ کثیر غیر مُسلموں کو بھی نُورِ اسلام نصیب ہوا۔ (تذکرہ امیر اہلسنت (قسط 1)، ص ۸ تا ۱۰ ابتغیر)

امیر اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے اِسی **فیضان** کو کسی **عاشقِ رسول** نے کتنے جامع اور پیارے انداز میں اشعار کی صُورت میں قلمبند کیا ہے، چنانچہ لکھتے ہیں:

مَسلک کا تُو اِمام ہے اِلیاس قادِری — تَدبیر تیری تام ہے اِلیاس قادِری

سُنّت کی خوشبُوؤں سے زمانہ مہک اُٹھا — فَیضان تیرا عام ہے اِلیاس قادِری

سَر پہ عِمامہ ماتھے پہ سجدوں کا نُور ہے — جو بھی تیرا غُلام ہے اِلیاس قادِری

ہے دَعوتِ اِسلامی کی دُنیا میں دُھوم دھام — مَقبول تیرا کام ہے اِلیاس قادِری

(محبوبِ عطار کی 122 حکایات، ص ۲۰۳)

12 مَدَنی کاموں میں سے ایک مَدَنی کام "ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرہ"

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے! شَیخِ طَرِیْقت، اَمیرِ اَہلسُنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کِس قَدَر عظیم وَلی ہیں کہ جِن کی بَرَکت اور دِینی خِدمات سے مُعاشَرے کے اندر بہت تھوڑے ہی وَقْت میں حَیرت اَنگیز مَدَنی اِنْقِلاب بَرپا ہو گیا۔ آیئے! ہم بھی فَیضانِ اَمیرِ اَہلسُنّت سے فَیضیاب ہونے کے لئے فَیضانِ اَوْلیا سے مالا مال عاشِقانِ رَسُول کی مَدَنی تَحریک دَعوتِ اِسلامی کے مَدَنی ماحول سے وابستہ ہو کر **12 مَدَنی کاموں** میں عملی طور پر شامل ہو جائیں۔ **12 مَدَنی کاموں** میں سے ہفتہ وار ایک مَدَنی کام **"مَدَنی مُذاکرہ"** بھی ہے۔

❁ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ "مَدَنی مُذاکرہ" دیکھتے، سُننے رہنے کی بَرَکت سے شَرعی مُعامَلات میں اِحتیاط کرنے کا ذِہن نصیب ہوتا ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رَسول کی صُحبَت مُیَسَّر آتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عمل کا جَذبہ بڑھتا ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے گُناہوں

سے نَفْرت پیدا ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول میں اِستِقامت نصیب ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک **"دعوتِ اسلامی"** کی **اَپ ڈیٹس** (Updates) مِلتی ہیں۔ ❁ مَدَنی مُذاکرہ عِلْمِ دِین کی تَرَقّی کا باعث ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرہ، اَمیرِ اہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کی زِندگی کے سینکڑوں بلکہ ہزاروں تجْرِبات سے مَدَنی تَرْبِیَت حاصِل کرنے کا بہترین ذَرِیْعہ ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے میں دِینی مَعلومات مِلنے کے ساتھ ساتھ اَخلاقی تَرْبِیَت بھی ہوتی ہے۔ ❁ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے **اَمیرِ اَہلسنّت** دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ سے کئے گئے **مُخْتَلِف** سُوالات کے دِلچسپ جوابات کی صُورت میں عِلْمِ دِین حاصِل ہوتا ہے اور عِلْمِ دِین سیکھنے سِکھانے کی تو کیا ہی بات ہے کہ رَحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اِرشاد فرماتے ہیں: جو کوئی **اللہ** پاک کے فَرائِض کے مُتَعَلِّق ایک یا دو یا تین یا چار یا پانچ کَلِمات سیکھے اور اُسے اچّھی طرح یاد کرلے اور پھر لوگوں کو سِکھائے تو وہ جنّت میں داخِل ہوگا۔ (الترغیب والترھیب، کتاب العم، ۱/۵۴، حدیث: ۲۰)

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ کئی اسلامی بھائی مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے اپنی گُناہوں بھری زِندگی سے توبہ کرچکے ہیں۔ آیئے! ہم بھی ہاتھوں ہاتھ نِیَّت کرتے ہیں کہ ہم بھی ہر ہفتے **"مَدَنی مُذاکرے"** میں اَوّل تا آخر شِرکت کو یقینی بنائیں گے اور دُوسرے اسلامی بھائیوں کو بھی مَدَنی مُذاکرے میں شِرکت کی دَعْوَت (Invitation) دیتے رہیں گے، اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ اِس کی خُوب خُوب بَرَکتیں حاصِل ہوں گی۔ ہفتہ وار مَدَنی مُذاکرے کے عِلاوہ **مُخْتَلِف** مَواقِع پر بھی مَدَنی مُذاکروں کا سِلْسِلہ ہوتا ہے، مَثَلاً مُحَرَّمُ الْحَرَام کے **10 مَدَنی مذاکرے**، ماہِ رَبِیْعُ الْاَوَّل (بارھویں) کے **12 مَدَنی مُذاکرے**، ماہِ رَبِیْعُ الآخِر (گیارھویں) کے **11 مَدَنی مُذاکرے**، ماہِ رَمَضان میں روزانہ 2 مَدَنی مُذاکرے، ماہِ ذُوالْحِجَّۃِ الْحَرام کے **10 مَدَنی مُذاکرے** وغیرہ۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ اِن مَدَنی مُذاکروں میں بھی اوّل تا آخر شِرکت کرکے دُنیا و آخرت کی بے شُمار بَرَکتیں و بھلائیاں حاصِل کی جاسکتی ہیں۔ آیئے بطورِ تَرغیب مَدَنی

مُذاکرہ دیکھنے کی ایک مَدَنی بَہار سُنئے اور جُھومئے، چُنانچہ

مَدَنی مُذاکرے نے سُدھار دِیا

واہ کینٹ (پنجاب) کے ایک اسلامی بھائی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے پہلے بہت سے نَوجوانوں کی طرح کئی اَخلاقی بُرائیوں میں مُبْتَلا تھے۔ فلمیں ڈرامے دیکھنا، کھیل کُود میں وَقْت برباد کرنا اُن کا مَحبوب مَشْغَلَہ تھا۔ گھر میں مَدَنی چینل چلنے کی بَرَکت سے اُنہیں مَدَنی مُذاکرہ دیکھنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ مَدَنی مُذاکرے کی بَرَکت سے وہ اسلامی بھائی اپنے پچھلے گُناہوں سے تائب ہوکر فرائض و واجِبات کے عامِل بن گئے، چہرے پر ایک مُٹّھی داڑھی مُبارَک سَجالی اور مَدَنی حُلْیَہ بھی اپنالیا، اللہ پاک کے کرم سے اُن کے والِدَین (Parents) نے بخوشی اُنہیں **"وَقْفِ مدینہ"** (یعنی دعوتِ اسلامی کے مَدَنی کاموں کے لیے اللہ پاک کی راہ میں پیش) کر دیا ہے۔

گنہگارو آؤ، سِیَہ کارو آؤ گُناہوں کو دیگا چُھڑا مَدَنی ماحول
پِلا کر مئے عِشْق دیگا بنا یہ تمہیں عاشِقِ مُصْطَفٰے مَدَنی ماحول

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۴۸)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! عُموماً ایک عام انسان جب تک دُنیا میں زندہ رہتا ہے تو اُس وَقْت وہ دُوسروں کو فائدہ پہنچانے پر قُدرت رکھتا ہے مگر قُربان جایئے کہ اَوْلِیائے کِرام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کی شان و عظمت اِس قَدَر اَرْفَع و اَعلیٰ ہے کہ جب تک یہ حضرات اِس دُنیائے فانی میں اپنی ظاہِری حَیات کے ساتھ مُتَّصِف رہتے ہیں تو نیک و بد سبھی کو فَیضیاب فرماتے اور ہر طرف اپنی بَرَکتیں لُٹاتے ہیں پھر جب یہ حضرات اپنے مَزاراتِ اَقْدَس میں تشریف لے جاتے ہیں تو وہاں بھی اُن کی ذات اور اُن کے مَزار سے بَرَکات کا ظُہور ہوتا رہتا ہے حتّٰی کہ اُن کے قُرب کی بَرَکت سے عذابِ قبر دُور کردِیا جاتا ہے۔ آیئے! اِس ضِمن میں ایک اِیمان اَفروز واقِعہ سُنئے اور جُھومئے چُنانچہ

گُلاب کے پھول یا اژدہوں کے منہ !

اعلیٰ حضرت، اِمام اَہلسُنّت مَولانا شاہ اَحمد رضا خان رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت مِیاں (سِراجُ العارِفِیْن حضرت سَیِّد ابوالحسن اَحمد نُوری) صاحِب قِبلَہ قُدِّسَ سِرُّہٗ کو فرماتے سُنا: ایک جگہ کوئی قَبْر کُھل گئی اور مُردہ نظر آنے لگا۔ دیکھا کہ گُلاب کی دو(2) شاخیں اُس کے بدن سے لپٹی ہیں اور گُلاب کے دو پُھول اُس کے نَتھنوں پر رکھے ہیں۔ اُس کے عزیزوں نے اِس خیال سے کہ یہاں قَبْر (Rose) پانی کے صَدْمہ سے کُھل گئی، دُوسری جگہ قَبْر کھود کر اُس میں رکھا، اب جو دیکھا تو دو(2) اَژدَہے (یعنی دو بَہُت بڑے سانپ) اُس کے بدن سے لپٹے اپنے پھَنوں سے اُس کا مُنْہ بھنبھوڑ (یعنی نوچ) رہے ہیں، حَیْران ہوئے۔ کسی صاحِبِ دِل سے یہ واقِعہ بَیان کِیا، اُنہوں نے فرمایا: وہاں بھی یہ اَژدھے ہی تھے مگر ایک ولیُّ اللہ کے مَزار کا قُرب تھا، اُس کی بَرَکت سے وہ عذاب **"رَحمت"** ہو گیا تھا، وہ اَژدھے دَرَخْتِ گُل کی شکل ہو گئے تھے اور اُن کے پھَن گُلاب کے پُھول۔ اِس (مَیِّت) کی خَیرِیَّت چاہو تو وہیں لے جا کر دَفن کرو۔ وَہیں لے جا کر رکھا پھر وہی دَرَخْتِ گُل تھے اور وُہی گُلاب کے پُھول۔ (ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت، ص ۲۷۰)

کرم ہو واسِطہ کُل اَوْلِیا کا
مِرا ایماں پہ مَوْلیٰ خاتِمہ ہو
(وسائلِ بخشش، مُرمّم، ص۳۱۶)

مجلسِ عُشْر واَطراف گاؤں

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! سُنا آپ نے کہ اَوْلیائے کِرام رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا قُرب مِل جانا کس قَدَر باعِثِ بَرَکت ہے کہ اللہ پاک نے اپنے ایک وَلِیِ کامِل کا قُرب پالینے والے گناہگار و بدکردار شخص سے عذابِ قَبْر کو دُور فرما کر اپنی رَحمت سے اُس کے عذاب کو رَحمت سے تبدیل فرما دیا۔ اگر ہم بھی اَوْلیائے کِرام رَحمۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِم اَجْمَعِیْن کا قُرب پانے کے طَلَبْگار ہیں تو دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے

وابستہ رہئے۔ اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک دعوتِ اسلامی دُنیا بھر میں کم و بیش 104 شُعبہ جات میں نیکی کی دعوت کی دُھومیں مچانے میں مَصروف ہے۔ اِنہی میں سے ایک **"مجلسِ عُشْرو اَطراف گاؤں"** بھی ہے۔ جو عُشْر کے دِنوں میں ہفتہ واراور دیگر سُنّتوں بھرے اِجتماعات میں راہِ خدا میں خَرْچ کرنے کے فضائل بَیان کرکے دعوتِ اسلامی کو عُشْر دینے اور جمع کرنے کی ترغیب دِلاتی ہے۔ اِس شُعبے کے ذِمّہ داران، عُشْر کی وُصولی کے لیے وَقْتاًفَوَقْتاً کسانوں، زمینداروں، باغات کے مالِکان وغیرہ سے اِنْفِرادی کوشِش کے ذَرِیْعے رابِطہ کرتے رہتے ہیں، **"کسان اِجتماعات"** کا بھی اِنْعِقاد کِیا جاتا ہے، رِسالہ **"عُشْر کے اَحکام"** تقسیم کر کے عُشْر دینے کا ذِہن دِیا جاتا ہے۔ بِالْخُصُوص زمینداروں کو چاہئے کہ عُشْر کے بارے میں معلومات جاننے کے لئے مکتبۃُ المدینہ کے رِسالے **"عُشْر کے اَحکام"** اور **"چندہ کرنے کی شَرْعی اِحتیاطیں"** کا لازِمی مُطالَعہ کریں۔ شَرِیْعَت کے مُطابِق اپنی فَصْلوں کی زَکوٰۃ نکالنے کے بارے میں دارُالاِفتاءاہلسنّت سے ضَرور رہنمائی حاصِل کیجئے۔

اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ **مجلسِ عُشْرو اَطراف گاؤں** کا **مدنی کام** تیزی کے ساتھ ترقّی کی طرف جانبِ مدینہ رواں دواں ہے، اب تک تقریباً **15 ہزار گاؤں** میں مدنی کام شروع ہو چکا ہے اوران **15 ہزار گاؤں** کے ذمہ داران کو مزید **15 ہزار گاؤں** میں مدنی کام کرنے کا ہدف دیا گیا ہے، اِس وقت پاکستان کے تقریباً **15 ہزار** گاؤں / گوٹھوں پر مشتمل **24 اطراف کابینات، 105 اطراف کابینہ، تقریباً 873 اطراف ڈویژن اور 2182 اطراف علاقے** بن چکے ہیں جن میں **سینکڑوں ذمہ داران** کا تقرر بھی ہو چکا ہے۔ **عُشر کی وصولی** کے ساتھ ساتھ بالخصوص **12 مدنی کاموں کی مضبوطی** کے لیے وقتاً فوقتاً ذِمہ داران کے **سُنّتوں بھرے اجتماعات و مدنی مشوروں** کا سلسلہ بھی ہوتا رہتا ہے، **بڑی راتوں** مثلاً (اجتماعِ مِیلاد، اجتماعِ غوثیہ، شبِ معراج، شبِ براٰت، شبِ قدر وغیرہ) کے موقع پر **اِجتماعِ ذکر و نعت** کا اِہتمام بھی کیا جاتا ہے، مبلغینِ دعوتِ اسلامی کے **سُنّتوں بھرے بیانات** کی ترکیب ہوتی ہے، بالخصوص ماہِ رمضان المبارک میں **سُنّت اِعتکاف** کا اِہتمام کیا جاتا ہے، جس میں

عاشقانِ رسول دعوتِ اسلامی کے مدنی ماحول میں ہونے والے سُنّت اِعتکاف میں شرکت کرکے خوب **علمِ دین** کے قیمتی موتی چُننے کا شرف پانے کے ساتھ ساتھ مختلف **مدنی کورسز اور مدنی قافلوں میں سفر** کی بھی سعادت حاصل کرتے ہیں۔ **اللہ کریم مجلسِ عُشْر و اَطراف گاؤں** کو مزید **برکتیں اور ترقیاں** نصیب فرمائے۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہم نے سُنا کہ ❁ اَوْلِیائے کِرام کے در پر حاضری دینے والا کبھی خالی ہاتھ نہیں لوٹتا۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کے وَسیلے سے اَہلِ زمین سے بلائیں اور مُصِیْبَتیں دُور ہوتی ہیں ❁ اَوْلِیائے کِرام کی دُعاؤں میں بہت تاثیر ہوتی ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کی کرامات قرآنِ کریم سے ثابت ہیں۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کی بَرَکت سے بارِشیں ہوتی اور رِزْق دِیا جاتا ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کو اللہ کریم کی عطا سے عِلْمِ غیب حاصِل ہوتا ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کے قُرب کی بَرَکت سے عذابِ قَبْر سے نَجات نصیب ہوتی ہے۔ ❁ اَوْلِیائے کِرام کے بَیانات، اِرْشادات اور تحریروں کی بَرَکت سے گناہگار اَفراد قرآن و سُنّت کی راہ پر گامزن اور غیر مُسلِم مُشَرَّف بہ اسلام ہوجاتے ہیں۔ اللہ پاک ہمیں اَوْلِیائے کِرام رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِم اَجْمَعِيْن کے نقشِ قدم پر چلنے اور اُن کے دامنِ کرم سے وابستہ رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِيْن بِجَاهِ النَّبِیِّ الْاَمِيْن صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم

صَلُّوْا عَلَى الْحَبِيْب! صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! بیان کو اِختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت، چند سُنّتیں اور آداب بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ تاجدارِ رسالت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت صَلَّى اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ جنّت نشان ہے: جس نے میری سنّت سے مَحَبَّت کی اُس نے مجھ سے مَحَبَّت کی اور جس نے مجھ سے مَحَبَّت کی وہ جنّت میں میرے ساتھ ہو گا۔ [1]

---

[1] ... مشکاة المصابیح، کتاب الایمان، باب الاعتصام بالکتاب والسنة، الفصل الثانی، ۱/۵۵، حدیث: ۱۷۵

سُنَّتیں عام کریں دِین کا ہم کام کریں نیک ہوجائیں مُسلمان مدینے والے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

تیل ڈالنے اور کنگھی کرنے کی سنتیں اور آداب

آیئے! شَیخِ طَرِیْقَت، اَمیرِ اَہلسنّت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے **"163 مَدَنی پھول"** سے تیل ڈالنے کی سُنّتیں و آداب سُنتے ہیں: ✽ حضرت سَیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حُضورِ اَنْور، شَافِعِ مَحْشَر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سَرِ اَقْدَس میں اکثر تیل لگاتے اور داڑھی مبارَک میں کنگھی کرتے تھے اور اکثر سرِ مبارَک پر کپڑا (یعنی سَربَند شریف) رکھتے تھے یہاں تک کہ وہ کپڑا تیل سے تر ہو جاتا تھا۔(اَلشَّمائِلُ الْمُحَمَّدِیَّۃ، ص ۴۰، حدیث: ۳۲) ✽ سَر اور داڑھی کے بال صابُن وغیرہ سے دھونے کا جن کا معمول نہیں ہوتا اُن کے بالوں میں اکثر بدبُو ہو جاتی ہے خود کو اگرچِہ بدبُو نہ آتی ہو مگر دُوسروں کو آتی ہے۔ مُنہ، بالوں، بدن اور لِباس وغیرہ سے بدبُو آتی ہو اِس حال میں مسجِد کا داخِلہ حرام ہے کہ اِس سے لوگوں اور فِرِشتوں کو تکلیف ہوتی ہے۔ ہاں! بدبُو ہو مگر چُھپی ہوئی ہو جیسے بغل کی بدبُو تو اِس میں حَرَج نہیں۔ ✽ بالوں میں تیل کا بَکثرت اِستِعمال خُصوصاً اَہلِ عِلْم حضرات کے لئے مُفید ہے کہ اِس سے سَر میں خشکی نہیں ہوتی، دِماغ تَر اور حافِظہ قَوِی ہوتا ہے۔(جامع صغیر، ص ۲۸، حدیث ۳۶۹) ✽ حدیثِ پاک میں ہے: جو بِسْمِ اللّٰہ پڑھے بغیر تیل لگائے تو 70 شَیَاطِیْن اُس کے ساتھ شَریک ہو جاتے ہیں۔(عَمَلُ الْیَوْمِ وَاللَّیْلَۃِ، ص ۳۲۷، حدیث: ۱۷۳) ✽ تیل ڈالنے سے پہلے **"بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم"** پڑھ کر اُلٹے ہاتھ کی ہتھیلی میں تھوڑا سا تیل ڈالئے، پھر پہلے سیدھی آنکھ کے اَبْرُو پر تیل لگایئے پھر اُلٹی کے، اِس کے بعد سیدھی آنکھ کی پلک پر، پھر اُلٹی پر، اب سَر میں تیل ڈالئے اور داڑھی کو تیل لگائیں تو نچلے ہونٹ اور ٹھوڑی کے درمیانی بالوں سے آغاز کیجئے۔ ✽ سَرسوں کا تیل ڈالنے والا ٹوپی یا عِمامہ اُتارتا ہے تو بعض اوقات بدبُو کا بھپکا نکلتا ہے لہٰذا جس سے بن پڑے وہ سَر میں عُمدہ خوشبودار تیل ڈالے۔ خوشبودار تیل بنانے کا ایک آسان طریقہ یہ بھی ہے کہ کھوپرے کے تیل کی شیشی میں اپنے پسندیدہ عطر کے چند قطرے ڈال کر حل کر لیجئے، خوشبودار تیل تیّار ہے۔ ✽

نمازِ جُمُعہ کے لیے تیل اور خوشبو لگانا مُستَحَب ہے۔(بہارِ شریعت،۱/۷۷۴) ❁ مَیِّت کی داڑھی یا سر کے بال میں کنگھی کرنا، ناجائز و گناہ ہے۔(دُرِّمُختار، ۳/۱۰۴)لوگ مَیِّت کی داڑھی مونڈ ڈالتے ہیں یہ بھی ناجائز گناہ ہے۔ گناہ مَیِّت پر نہیں مونڈنے اور اِس کا حکم کرنے والوں پر ہے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

طرح طرح کی ہزاروں سُنّتیں سیکھنے کے لئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 2 کتب "**بہارِ شریعت**" حِصّہ 16 (312 صفحات)،120 صفحات پر مشتمل کتاب "**سُنّتیں اور آداب**"، رسالہ "**163 مَدَنی پھول**" اور "**101 مَدَنی پھول**" ھدِیّۃً طَلَب کیجئے اور بغور ان کا مطالَعہ فرمایئے۔ سنّتوں کی تربیَت کا ایک بہترین ذریعہ دعوتِ اسلامی کے مَدَنی قافلوں میں عاشقانِ رسول کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر بھی ہے۔

لُوٹنے سب چلیں، قافِلے میں چلو دیتے ہیں فَیضِ عام، اَوْلِیائے کِرام
خُوب جلوے مِلیں، قافِلے میں چلو اَوْلِیا کا کرم، تُم پہ ہو لاجَرَم

(وسائل بخشش مرمم، ص۶۷۱-۶۷۲)

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمُعہ کا دُرُود

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ
الْحَبِیْبِ الْعَالِی الْقَدْرِ الْعَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخص ہر شبِ جُمُعہ (جُمُعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) اِس دُرُود شریف کو

پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے گا موت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ اُسے قَبْر میں اپنے رَحمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحمت کے ستّر دروازے

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[3]

﴿4﴾ چھ لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللّٰہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْكِ اللّٰہِ

حضرت اَحْمد صاوِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْھَادِی بَعْض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف

---

[1] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة السادسة والخمسون، ص ۱۵۱ ملخصًا

[2] ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاة الحادیة عشرة، ص ۶۵

[3] ...القول البدیع، الباب الثانی، ص ۲۷۷

کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔ (1)

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَهٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے اُسے اپنے اور صِدّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے درمِیان بِٹھالیا۔ اِس سے صَحابۂ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُم کو تَعَجُّب ہوا کہ یہ کون ذِی مَرتبہ ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ جب مُجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔ (2)

﴿6﴾ دُرُودِ شَفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ وَسَلَّمَ کا فرمانِ مُعَظَّم ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (3)

﴿1﴾ ایک ہزار دن کی نیکیاں

جَزَی اللہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُهٗ

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ واٰلِہٖ

---

1 ...افضل الصلوات علی سید السادات، الصلاۃ الثانیۃ والخمسون، ص ۱۴۹

2 ...القول البدیع، الباب الاول، ص ۱۲۵

3 ...الترغیب والترھیب، کتاب الذکر والدعاء، ۲/۳۲۹، حدیث: ۳۰

وَسَلَّمَ نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے ستّر فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شبِ قدر حاصل کرلی!

فرمانِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا تو گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(خُدائے حَلیم و کریم کے سِوا کوئی عِبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرشِ عظیم کا پَروردگار ہے۔)

---

[1] ... مجمع الزوائد، کتاب الادعیة، باب فی کیفیة الصلاة... الخ، ۱۰/۲۵۴، حدیث: ۱۷۳۰۵

[2] ... تاریخ ابنِ عساکر، ۱۹/۱۵۵، حدیث: ۴۴۱۵